MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۱ اے شمع و قمر نور کی محفل ہے یہ محفل خورشید ید اللہ کی منزل ہے یہ محفل روشن ہے کہ جس سے مہ کامل ہے یہ محفل دنیا میں جو جنت کے مقابل ہے یہ محفل	۲ مجمع ہے کہ تفاخر ہو کہ اثنا عشری ہوں مجلس ہے کہ [illegible] جوہری ہوں جانیں ہیں [illegible] نظری ہوں اخلاص یہ کہتا ہو کہ [illegible] ہوں
ہر ذرہ چراغ حرم لم یزلی ہے حقا کہ یہ دربار حسینؑ ابن علیؑ ہے	جو سورۂ اخلاص کے پڑھنے میں اثر ہے وہ مرتبہ ذکر شہ جن و بشر ہے
۳ [illegible] نصب ہیں [illegible] سرکا دربار ہے [illegible] سرکا کیوں زر [illegible] سرکا لازم ہے [illegible] عزادار [illegible] سرکا	۵ آئینہ [illegible] صفائی [illegible] نمائی [illegible] رسائی [illegible] دکھائی
جلوہ ہے یہ سب ماتم شاہ شہدا کا دربار ہے یہ مالک سرکار خدا کا	آئینہ کا کیا منہ کہ یہ صفا لائے کہاں سے فردوس کا چہرہ نظر آتا ہے یہاں سے
۴ چادر [illegible] فرش عزا عرش [illegible] پھیلا ہے [illegible] تلا ہے دروازہ [illegible] میزان میں تلا ہے [illegible] کھلا ہے	۶ ماتم کا [illegible] مجالس [illegible] مجالس [illegible] مجالس [illegible] مجالس
بیٹے ہی روا ہوتی ہے نادار کی حاجت بے زر کو نہیں نسبت دینار کی حاجت	حیدر کو قلق فاطمہ کو نوحہ گری ہے کیا خون میں تصویر پیمبر کی بھری ہے

www.emarsiya.com

۷

کیون جوان ہوکے بدن روئی جوانی
کن ارمانون سے پایا تھا جو آکر ہے ہی پانی
کیون جنگل کے خیمہ مین ہے وہ سر کی روانی
کیا خوب تھین وہ دن یا ہی کوئی لو نسیب نشانی

کنعانِ شہادت کا حسین کون ہے ایسا
خورشید لقا ماہ جبین کون ہے ایسا

۸

اٹھارہ برس یار ان جو بہین یہ آیا کیا ہے
اس عمر مین کوئی بن بیاہا مرا ہے
اس عمر کا سہرا کس پھول سا سینے پہ لگا ہے
پھل بن کے نکل کر سب یاد وصبا ہے
تیغ سینہ

کیون پھولون کے عمامے گرے خاک پہ ہے ہے
سہرانہ بندھا کس کے سر پاک پہ ہے ہے

۹

سر سبز نخل جوانی کسی
تھا جن کے سن میں ہی وہ پھول آرزو فغان کسی
سر عمر بیابان مین ہی سہرا کہان کسی
چھوٹا سا نے یہ ہی بہین ابھی جوانی
یہ بیاہ سپہ

مرنا تو ہے برحق سبھی اک روز مرین گے
لیکن یہ شباب اور یہ اجل یاد کرین گے

۱۰

کیون یار و کنبا یہ ہی دل ہو گیا پارا
زخمی یہ بیابان مین کس کی ہی لو نام خدا را
بارا گیا شہزادہ میرا اور تمہارا
ارمان مین نہ بیاہا یہ سہرا ارمان سدھارا

اے کاش غلا مو نکا یہ ارمان نکل جائے
ہے ہے علی اکبر کہین اور جان نکل جائے

۱۱

ہمشکل نبی عمر جوانانہ اکبر
حاجب اٹھ ہے عزا دارانہ اکبر
دل جلتے ہین سر پروانہ اکبر
بن بیاہی کے ابرو نیا نہ اکبر

ہمسن ہین جو زہرا کے تو ہمشکل نبی ہین
حیدر کے جو اون مین جوان مرگ یہی ہین

۱۲

نو رحسینان عمر جب ہین شبیرا
ہی خال و خطان ان بعض کا سعدیرا
ہی جوانی کا صبح سے پیدا
سبزہ ہی جوانی کا ہے پیدا

گلشن ہین مگر آہ نہ پھوٹے نہ پھلے ہین
آمد ہے جوانی کی یہ دنیا سے چلے ہین

www.emarsiya.com

۱۳

حق دوست ہین حق بین ہین حق آگین ہین حق کلمہ نگار
نکتہ حق و باطل کا جو نہین ہوا آشکار
سب نے کہا حق ہے یہی سر کہ جدا ہے ابرار
ہے نیزہ لب تمہاری طرف اے حق کے طرفدار

اب لال لہو مین جو ہرا اک دُرِّ نجف ہے
یہ کہتے ہین کچھ غم نہین حق اپنی طرف ہے

۱۴

کھانے کی تمنا ہے نہ پانی کی تمنا
نے سلطنت عالم فانی کی تمنا
بس ایک ہے فقط مرگ جوانی کی تمنا
بچپن سے یہی احمد ثانی کی تمنا

نیزہ جگر پاک سے جس آن نکالا
بولے کہ خدا نے میرا ارمان نکالا

۱۵

اب سب سے مصیبت بھی نہان بھی عیان ہے
ان کی شجاعت بھی نہان بھی عیان ہے
ناموس کی عصمت بھی نہان بھی عیان ہے
زینب کی جلالت بھی نہان بھی عیان ہے

جلدی کا سبب شوق حضوری خدا ہے
وقفہ کی جہت الفت شاہ شہدا ہے

۱۶

ادب سے سبط نبی نہین وجہ نمایان ہین
تسلیم سے سر ہوا ان کے نمایان ہین
مولا سے حرم خیمہ مین کھڑے ہوئے ہین
اس وقت نبی سے وداع ہوئے ہین

عباسؑ کے ماتم کو تو موقوف کیا ہے
اس چاند کو ہالے نے کیطرح گھیر لیا ہے

۱۷

چارون طرف کربلا کا ہے بیابان
منہ سر کو کئی جا ہی سے بلکتے ہین قرآن
لاشین ہین سب مصلے کو انکا زبان
دیکھو تو ہین سب جنگ مین دل ایمان

چھپ کے یہ بیابان کی جو گرد پڑی ہے
چھوٹی بہن آئینہ لئے آگے کھڑی ہے

۱۸

بیٹھے ہین سر کو صفین دیکھتے ہین
تم نے کہا نے بین ہین
[illegible]
[illegible]

حیران ہین کہ در بار بدر ہو گیا خالی
رن بھر گیا گھر والون سے گھر ہو گیا خالی

۱۹

بنتِ شہ نیزوں کی ہے سکینہ شاہ گلفام
ہم تن جھاڑ دین سر کی ہی لیتی ہے آرام
سینے پہ ہیں منظلوموں کے سر آرامی کا کام
تنہا ہو جہاں آج علی و فاطمہ کا نام

نیند آج کی کھوئینگے تو آرام ملے گا
اب قبر میں سوئینگے تو آرام ملے گا

۲۰

میرا زینب نہیں بھولی نہیں بابا نہیں
نا ہمہ کا فلک ناصر عباس نہیں ہے
لٹنے سرہانے کا دو سواس نہیں ہے
تہنیت جدا ہوئے پھر پاس نہیں ہے

ہاں میری تسلی کے یہاں طور تو سب ہیں
اک تم نہ ہوئے تو نہوئے اور تو سب ہیں

۲۱

[illegible]

اک ہاتھ کلیجہ پہ دھرے ایک جبین پر
آنکھوں کو جھکائے ہوئے بیٹھی ہے زمین پر

۲۲

[illegible]

ہاں کرتی ہوں واری نہ نہیں کرتی ہوں واری
نازک ہی مزاج آپکا میں ڈرتی ہوں واری

۲۳

[illegible]

کیا دیکھ کے دل خوش مرا ہوتا ہی میں صدقے
پہلو میں بہو گود میں پوتا ہے میں صدقے

۲۴

[illegible]

مرجائیگی جب ماں تو بہت یاد کروگے
سچ کہیو پھوپھی سے بھی یہ ارشاد کروگے

www.emarsiya.com

۲۵

رخصت تو بھلا مانگی تھی پر زوجہ سے آیا
خدمت کا کوئی پھل بھی میری جان نہیں پایا
کب تم نے بھی ہین بستی میں لے کے جو دولہا لایا
انصاف کرو بیاہ کیا دولہا بنایا

ہشیار ہو فہمیدہ ہو سنجیدہ ہو پیارے
بیجا ہین اگر کہتی ہون رنجیدہ ہو پیارے

۲۶

یہ نخل لگا تا ہی کوئی آپ سے گلفام
سوکھے نہیں اچھا ہین ابھی ہوہ آرام
تم آج ہو مہمان چمن شاہ جوان نام
کیا آپ ہین ہی سایہ ازنہین نا کام

موسم ترے پھلنے کا اب آیا ہی مین صدقے
قسمت مین میری پھل ہی نہ سایا ہی مین صدقے

۲۷

نوشی نے ہمارا تیرے گھر سے لیا ہے
نہ یہ تشنہ ہین پانی سے عوض تیر دیا ہے
زہرا کا چمن باغیون نے لوٹ لیا ہے
یا سب کا لہو ظالم کی تیغون نے پیا ہے

یان سوگ ہے میدان مین سادات کشی ہے
آ گئے جو خوشی آپکی وہ میری خوشی ہے

۲۸

کاٹی گئی کاوڑی جاہ جوانی نہ بلے گا
دل ٹوٹ گیا داغ جوانی نہ بلے گا
وہ بیٹھا ہے جہان سے کیا سے جوانی نہ بلے گا
پیارا جو ہے نانا نانی نہ بلے گا

انصاف نہ دو ہاتھ سے ہمشکل نبی ہو
دیکھو کہین مجھسے نہ کوئی بے ادبی ہو

۲۹

اب جب کی یہ عرض کہ اور کسی کا
سدا ہی مین لے کے یہ گھر اس کا عجب کا
ہم زمین پہ ارمان ازل عشق وطن سب کا
وان دنیا مین تیم ہے بلبلے ہین سب کا

کیا آپ نے تقدیر کو پھرتے نہین دیکھا
بجلی کو کبھی باغ پہ گرتے نہین دیکھا

۳۰

اللہ اکبر کا ابھی گھر مین ہے موجود
ذی قدر حسن قبلۂ دین کعبۂ مقصود
سجادہ نشین ابیاہ تو ہو مرضی معبود
دیکھا نہ اسے عمر نے حسرت سے افزود

یہ دو نو جہان مین تمہین ممتاز کرینگے
وہ بولی کہ اور آپ کہا پیارے مرینگے

www.emarsiya.com

۴۲

منہ دیکھ کے بیکس کو جواب اسکا نہ آیا
زینب نے فرزند کا سر اپنا جھکایا
در در سے پھوپھی اعلیٰ اکبر نے سنگایا
رو رو کے یہ سجا لائے یادر کر سنایا

ملبوس بدلوا دو نہ تکلیف اگر ہو ؛
ہے شرط نہ لیکن پھوپی اماں کو خبر ہو

۴۳

یاں کاہ نہ ہو وداع بیکسی زینب غمناک
ہمراہ اسے لائی کہ ہیں جان اپنے بی پاک
لائے اکبر کا علم سر کو ہمشیر نے اپنا اب
غصے سے ہے ماں عشق مین اور بین نہ رخ پر

گہتے تھے حرم غیظ مین یہ بنت علی ہے
یا فاطمہ اب عرش ہلانے کو چلی ہے

۴۴

وہ بولی کہ مشکل ہوئی یہ فرقت ہماری پیاری
رونا کہ ہوئی جاتی ہیں بیکس ہے تمہاری
آنے میں حضور آئے سکینہ یہ پکاری
وہ بین بھی کہیں آپکی ہوا دی ہیں سواری

چھپ کر پھوپی زینب سے کہاں جاتے ہو بھائی
سب کنبہ کو کسواسطے رلواتے ہو بھائی

۴۵

اکبر نے کہا رو کے یہ کیونکر ہو زبان سے
اے عون و محمد تمہیں لاؤ نہیں کہان سے
پوچھا کہ سکینہ سے کہو سوختہ جان سے
زینب سے پیارے جب کہو اب بیان سے

کیا جان کے دم بھرتی تھی مشکل بنی کا
سب کہنے کی باتین ہین نہیں کوئی کسی کا

۴۶

بولے علی اکبر کہ تمہیں کہہ آتی ہیں پھوپھی جی
بیزار ہیں ہم تم سے ہوں وہ مشکل ہی ہے
بتلاؤ کیا جا کے کہا بنت علی سے
وہ بولی کہ سمجھایا ہے پیارے ہو جی

کہہ آئی ہین اون سے کہ کہین جاتے ہین بھائی
اماں کو بڑی دیر سے رلواتے ہین بھائی

۴۷

بانو نے کہا کہ نہیں اکبر نے جبر ان
ہوچکا ہین زینب اینی نہ تیر ابنہ زبان
ہیبت جلال نہ مردان سے آئی ہین اونار
وارثی ہین ضعیف اپنے سر کا او نبی انکار

سیدانیان بھی دیکھ کے آمد کو ڈری ہین ؛
خالی یہ لرزنا نہین غصہ مین بھری ہین ؛

۳۷

ہاں حرم سے کہا زینبِ بیکس نے یہ وقت
دیکھا بی بیو سب یہ اکبر کی امانت
بچپن سے بھی کرتے ہیں جوانی سے بھی خدمت
اکبر بیٹا کریں اب بھیجو یہ خدمت

تم والدہ انکی ہو پدر سرور دین ہین
یہ آج کھلا ہم کو کوئی اکبر کے نہیں ہین

۳۸

جو بات ہو سچ اوسکا برا ماننا کیا ہے
قابل مرے ارمان کے یہ لونڈیوں کی غذا ہے
مین نے ابھی بیٹے کا منہ دیکھ یہ پالا ہے
یہ بیٹے ہین نانی محبوب خدا ہے

کیون ہات سے میری تھین وسواس آئے
اکبر کو قسم دو کہ میرے پاس نہ آئے

۳۹

پھر رو کے انگلی بیٹھے منہ زینب ناکار
مشکل ہی بنی بیٹے بیتے ہوئے سے آکر بار
میری پھوپی امان میری الاکبر سپر غم خوار
میں تو ہون تمہارا غلام اکبر کا ہون بیزار

ہم چاہتے ہین تم ہمین چاہو کہ نہ چاہو
اللہ اب اک بات پہ بیکس سے خفا ہو

۴۰

ہر دم بیٹے سے کہو وہ دل کی نہ پھر نکالو
ہمرا بیٹا ہے یا انکے ہین یہ مرے وارے
ان بچوں کی وہ پیارے لے اور نکالو
یا زینب جو ہو نے کرو مرے کی رضا لو

مین پیار نہین کرتی مین قربان نہین ہوتی
جاؤ مین تمھاری پھوپی امان نہین ہوتی

۴۱

بیبی ہین یہ بی بی ہین وہ مین خدمتگار تمہاری
ہین کا ہے کو ہوئے ہے یہ لگی نخا تمہاری
جاؤ نہ سواری اب ہے نہ نیا ر تمہاری
اٹھارہ برس کی ہوئین پرستار تمہاری

کس سے کہون کیا خون جگر پیتی ہون ہی ہے
دلبر تو چھری پھر گئی اور جیتی ہون ہے ہے

۴۲

زینب نے بہت اکبر کو سینہ سے چمٹایا
سب نے انہیں خشت اذاری سے منایا
زمہ یہی مطلب دل اپنا سنایا
زینب نے کہا لو وہی مدر پھر آیا

مین سمجھی تھی نا شاد کو اب شاد کرو گے
سچ سچ علی اکبر مجھے برباد کرو گے

ہین تیغ سے سرگشتہ کٹا دیکھ کے بیکون کی
جب مین نہین تاب رہی وہ کھلا دیکھ کے بیکون کی
ان باغ یہ یاران بلا دیکھ کے بیکون کی
رشک ہے سینے کو دھلا دیکھ کے بیکون کی
آنسو میرے پوچھے تھے تو رلوانے کی خاطر
کیون لال یہ ملتا تھا بچھڑ جانے کی خاطر

نشتر سے رگ شہ مہرو رانے کو دیکھو
فاطمہ بین کیے بیٹے کو تیر انے کو دیکھو
تنہا یہاں زینب کے لئے آنے کو دیکھو
حیران شہیدون کی جلو جانے کو دیکھو
جو دم سے ہے غنیمت ہے کچھ اب حال نہین ہی
روکا جو مجھے فاطمہ کا لال نہین ہے

اکبر نے کہا آرزو کی الفت مین ترے بان
اب چند قدم ہے یہ تکلیف پھوپی جان
اب کام مرا ختم ہے وہ دکھلا کے نگار ارمان
اب ہم کو کہین زینب کی یہ مرجانا برابر ایمان
فرمایا مرقع کہان اے ماہ جبین سے
کی عرض پس پشت خیام شہ دین سے

پھر یہ پکاری وہ یداللہ کی جائی آتی
سر ننگے ہوئی وہ سنوار دو ادا حال آتی
بیتابی بنی اکبر کو سہارا کوئی لاتی
زینب نے کہا پیاسون کو جلن مر کے بانی
پھاڑا علی اکبر نے گریبان قبا کا
اور نوحہ کیا ہائے چچا ہائے چچا کا

بڑھ کے سر کو علی اکبر نے جھکا کر اٹھا کی
سرون جو اوروں نے بیت بالا ان سے آئی
پھپکا کر سر کو ہوئے رو کے مین بھائی
بیان جسے جلا کی سر اٹھ دو بار آئی
اس غم کے مرقع کے مین قربان ہی ہے
رو کر کہا اکبر نے پھوپی جان ہی سے

کاسہ نے گیسو کو تیغ مین ڈالا
زینب نے وہ کھاتا قد بالا لیا بالا
نیزے کو اٹھا کے ادھر ادھر جا لا
اس ورد مین جیب سے سپر اٹھا کا بالا
عقدہ یہ کھلا باندھنے سے تیغ و سپر کے
اک برج مین جلوے ہین ہلال و قمر کے

www.emarsiya.com

۴۹

سنبھلی جو حواس میں وہ زینب آئی
داغ اوسکا بنا سرمہ کی آنکھوں کی سلائی
آنکھی دل صیحہ کی بازو نے اوٹھائی
جی کھولکے ہر زلف بنی کی لٹ اوس نے بنائی

لے لیکے بلائیں جو حرم غش ہوئے ہٹ کے
پھر موت بھی رونے لگی دامن سے لپٹ کے

۵۰

نکلا وہ مراد و نکلا چمن جسکی تمنا تھا آج
ارمان نکالے سب لیکے ہمیں آج
پہنچا لئے وہ جس کو حسن تمنا معراج
ہے ہر عقب جو بیٹھے سرزمین کا تخت و تاج

حضرت نے جو پوچھا کہ فدا ہوتے ہو ہم پر
فرزند نے سر رکھدیا باپ کے قدم پر

۵۱

گردون کیطرف دیکھکے زینب نے پکارا
بیکس کی گواہی تری کافی ہے خدارا
ایسا مجھے اس امت بیدین نے مارا
نانا کی زیارت کا بھی اب بات اوٹھا

لی جان مرے قافلے والونکی سفر مین
تصویر نبی کی بھی نہ چھوڑی مرے گھر مین

۵۲

ہیں اب کوئی ارمان نکلنے کا نہیں رکھتا
بیٹے ترے حضور اسکی بھی پروا نہیں رکھتا
باصبر ہوں جز خالق یکتا نہیں رکھتا
سب کچھ ہے عنایت تری کیا نہیں رکھتا

گر درد دیا ہے تو تحمل بھی دیا ہے
مالک مرے جو تو نے کیا خوب کیا ہے

۵۳

سودا ہے رضا ہو تو نا ہے ... ارا ہیں ہے
بھولا ہوں ... ارا ... ہیں ہے
خبر ان بیٹے ... ہیں ہے
اب جلد حسین ایک دو بار ہیں ہے

بعد ان کے نہ آنکھیں نہ زیارت ہے نبی کی
اب موت ہی بہتر ہے حسین ابن علی کی

۵۴

پھر آئے ترستی فرزند جبین پر
آئے ایکی لکھا امر کی لوح جبین پر
بیکس ... اشہب سر راہ زمین پر
رخصت کیا اور آ کیا حال نہ دین پر

آئے سوئے اصطبل جناب علی اکبر
خود لائی اجل گھر کے عقاب علی اکبر

۵۵۵

[illegible]

پلکون سے لیا پنجہ مین شہبازِ قضا کو ٭
نعلون کے شکنجے مین کیا قید ہوا کو ٭

۵۵۶

[illegible]

تھا وہم کہ خالی شہِ بیکس کا پرا ہے
گھر شیرِ خدا کا ابھی شیرون سے بھرا ہے

۵۵۷

مطلع

[illegible]

یکتا تھے دو رہوار جہان اور جنان مین
جنت مین براقِ نبوی اور یہ جہان مین

۵۵۸

[illegible]

چھپنے کا تصور جو کیا عرش نے جی مین
کرسی نے کہا سایۂ ہمشکل نبی مین ٭

۵۵۹

[illegible]

قوت کی طبیعت تھی دلیری کا جگر تھا
عصمت کا بدن فہم کا دل عقل کا سر تھا

۵۶۰

[illegible]

بیخود جو گیا روئے درخشان کی چمک نے
بالائے زمین ٹیک دئے ہات فلک نے

www.emarsiya.com

۶۱

لہو اس کے کاوے سے زمیں پر چمن آئی
یہ غرق عرق ہو گیا وہ خشک نظر آئی
جب عجب آب پسینے نے دکھائی
ان قطروں نے بیاباں کی گھٹا سر پہ چھائی

یہ قدر عرق کی نہ کسی رو سے بڑھی تھی
شبنم کبھی خورشید کے منھ پر نہ چڑھی تھی

۶۲

ہاتھ کا عرق پاک کیا انگلی سے یا رب
سوئے سے گئے دور ہر اک نور کے تارے
جب لب سے وہ نکلے تو سیکر کے پکارے
ان بانکو لپیٹے ہوا کا وہ بہار

اللہ کے بندے ہیں ہم اللہ نہیں ہیں
بندے مگر اسطرح کے واللہ نہیں ہیں

۶۳

تن بردہ معبود ہیں ہم سر نہیں رکھتے
ہم سا کوئی اور نبی ہیں ہم سر نہیں رکھتے
ہم دست کلید اور زمیں پر نہیں رکھتے
خیبر شکن خصم ہیں ہم بر نہیں رکھتے

یہ اور نہ کھلا ہے کہ جو خاصان خدا ہیں
ہر بند کے ہم نام خدا عقدہ کشا ہیں

۶۴

داغ کف موسیٰ ید بیضا کیا ہے
اب سر کو زمیں آسماں اچھا کیا ہے
عیسیٰ کو زمیں نے یہ مسیحا کیا ہے
آنسو کے رو سے اللہ نے کیا کیا ہے

ہم وہ ہیں کہ ہستی کی سدا سیر کریں گے
چکھیں گے مزا موت کا بھی اور نہ مریں گے

۶۵

لقمان نے حکمت کی سند پائی ہمیں سے
عیسیٰ نے بھی سیکھی ہے مسیحائی ہمیں سے
ایوب نے کی صبر شکیبائی ہمیں سے
جو بات سلیمان کو بھی وہ آئی ہمیں سے

ہم بندوں سے صانع نے کمال اپنا دکھایا
حکم اپنا وقار اپنا جلال اپنا دکھایا

۶۶

احکام میں ہیں اور اپنے مرا اور
نسبت وہ اور ہے اور خشکا کا بھرا اور
ابلیس کی آگ اور ہے اور آتش کا بھرا اور
نمرود کی ایمان ہے اور

سمجھو تو سہی تم کہ بشر کیا ہے ملک کیا
بت کیا ہے خدا کیا ہے زمیں کیا ہے فلک کیا

(۶۷)

دولت کوئی بے رضا ایمان نہیں ہوتا
ہر اہل عصا موسیٰ عمران نہیں ہوتا
ہر جو انگشتری وہ سلیمان نہیں ہوتا
آئینہ سے سکندر دوران نہیں ہوتا

لاکہ اوج ہو پشہ کا ہما ہو نہیں سکتا
بت سجدۂ کافر سے خدا ہو نہیں سکتا

(۷۰)

بندوں کو بنایا ہے جسنے کیون وہ خدا ہے
نادانی خلقت ہے یہی پیش عقلا ہے
جو خلق کی طرح ہے امام وہ سرا ہے
جو خلق کا نائب ہے وہ پیچھے نہیں آیا

دُم ایسے اماموں کی جو طاعت کا بھرو تم
بت سے کہے بھی خدا ہونیکا اقرار کرو تم

(۶۸)

غصہ سے اگر ہم ابھی تیور کو بدل دین
سر کو بدل دین
حکم عمل کا سر تیغ کو بدل دین
جو ... سے سر مقدر کو بدل دین
سر کیا ہی زمانے کے ... بدل دین

(۷۱)

خاموش ہیں یہ ہم کہ حکم جناب ہے دین ہے
... فلک ہے زمین ہے
... اپنے ابھی ... نہین ہے
... سمجھتی ہو ... نہیں ہے

اوٹھے ہوئے طوفانکو ہٹادین تو وہ گرجائے
آئے ہوئے محشر کا جو منھ پھیرین تو پھر جائے

سمجھو تو عدالت کیلئے رب غنی ہے
گر آج قیامت نہیں فردا شدنی ہے

(۶۹)

کیون حجت اللہ سے جھگڑتے ہیں یہ مکار
کس دین ملت کی یہ رعیت ہے ابرار
کس مذہب کا ہے کہ بیعت کا ہے اقرار
کس بات پہ ہے اس کا خفا کار

(۷۲)

آتے ہیں زیارت کو ہماری
ترسے ہیں وہ صورت کو ہماری
قرآن نہیں ناناکی امت کو ہماری
ہان ... کیا سمجھو نے امت کو ہماری

قابل یہ امامت کے ہے قائل نہیں کردو
قرآن کی آیت سے حدیثون سے خبر دو

بانو کا جگر جان حسین اور نہیں ہے
اکبر سا نجیب الطرفین اور نہیں ہے

۴۳
اُتری کا مرے دادا کے لئے عرش سے تطہیر
نازل ہیں مری دادی کی ہی چادر تطہیر
[illegible]
[illegible]
مکہ کے مدینہ کے جو آقا ہیں انکا شرف ہوں
زینب کا غلام اور میں بانو کا خلف ہوں

۴۴
[illegible] زینب کی بہلانا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جب لوٹیو سرکار پیمبر کے خلف کی
لینا نہ ردا بنت شہنشاہ نجف کی

۴۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
واری گئی تم آل پیمبر کے شرف ہو
سب کنبے کے اقبال ہو سب گھر کے شرف ہو

۴۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فرمودۂ محبوب خدا ہوئیگا بیٹا
کل بلو میں سر میرا الگ ہوئیگا بیٹا

۴۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس دیو کو پھر اپنی سپہ روح نے عطا کی
اکبر کے لئے روح سلیمان نے دعا کی

۴۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شبرنگ نئے رنگ سے موذیکا بڑھا تھا
طاؤس پہ یہ بل کھاتا ہوا سانپ چڑھا تھا

۷۹

نیزہ وہ سرزمین مین ہیبت اوس نخچیر کی سی
رکھتی تھی کچھ ایسی اوسکی ہلی اب عیب کسی
بجلی سی جو چمکی تو ہے اس کے زور کی سی
سب نقطے انی کے نیزے کے تیر کا دو

پھر کان پہ توسن کے رکھا نیزہ ہلا کر
یا ایس کمان کو کیا پیکان سے ملا کر

۸۰

بازو سے جو طاق و عمر یہ آمد آیا
جاری ہاتھ سے بے تابی سے تیر آہستہ آیا
حیرت کا ہے مقام وہ جو لشکر نظر آیا
بائیں جو سے الٹی پر ابن ہلال نظر آیا

تیر انکا ہو از زیب کمان جنگ کی تو مین
روشن تھا کہ اک شمع ہے طاق مہ نو مین

۸۱

اس نیزہ سے بچھی کے تڑپا وہ سکینہ
چار آئینہ در کار سے زخمی ہوا سینہ
نیزہ جو لگا سینہ مین دل تھا نہ کینہ
بے سینہ خزانہ کا وہ کنز کا خزینہ

سرکا تو دبے پاؤن سرہانے اجل آئی
دو ہات سنان پشت سے باہر نکل آئی

۸۲

چھوٹا جو ضرب انکا تو چلا سے کہ وہ تیر
قربان زہے زور وہ شوخ تیز زنے زہ
بولا یہ جو نکا بدست عدو کا تن تیر
لے تیر ی ندیر کر دل پہ جو پیکان

مجبور زرہ سے نہ سپر ہو ہوا پیکان
دل مین ستم آرا کے ترازو ہوا پیکان

۸۳

خورشید سے بچھی نیزہ سر عجب سرکشی نہ ہلایا
برچھیون فلک اوچھلے عجب نیزہ رکا آیا
لاشہ پیست سعد بھین دیکھنے آیا
لے وہ سنان پشت میں دیکھا کہ نکلا آیا

ڈہال مین ہر ایک خوف سے منھ ڈھانک رہا ہی
اژدر دُرّہ کوہ سے وہ جھانک رہا ہی

۸۴

تیر نکی ندا سنکھون نہ جنبش سر آیے
جبر و جفا کا چھپا گیا ابن تیر قضا نے
اوس وقت کی عزت ملک الموت ہی آیا
او منھ کو لیا بے تیر سے لیے ہوا نے

جان اوسکی تن زشت سے منھ موڑ کے بھاگی
حسرت دلِ ناپاک کی جی چھوڑ کے بھاگی

www.emarsiya.com

۹۸۵
طلحہ بن کاہل ازرق نے بھی اسپ اپنا اڑایا
زینب کے پسر تیر کے نظر آیا
سب نے یہ کہا کہ کریں طرف اس کے اٹھایا
گردن کی رگیں کھینچ کے گھوڑے لیے اٹھایا

چھٹ جائیں رکابیں نہ اگر پائے لعین سے
اغلب تھا کہ رہوار بھی اوٹھ آئے زمین سے

۹۸۶
چلتے ہیں بن آپ نے بھی کیا ارادہ ہے
نقصان نے یہ اختر سر آیا
نیزے سے کل جب نہ ہی نظر
کرشن بھی حجتی جب دکھایا

گرشتہ نہ تھا طلحہ ناپاک ہوا پر
یہ کوزہ گر چرخ کا تھا چاک ہوا پر

۹۸۷
پیوست مبارک جو اسے جنبش سر ہوا
تھے کیا یہ کہ آواز جو اس پر پڑا
تن جب کیا نار کا ہو اکبر جو اسی کا
نشتر سے وہ لاکھ حرص اس کے جدا

تکبیر کہی دلبر شاہ مدنی نے
فی النار کیا نار کو پنجتنی نے

۹۸۸
بعد اس کے صف جنگ سے ایک صف شکن آیا
مطیع بن عامر بد دین پر آیا
تھا اوس کا وہ سپاہ جرار سر کرنے آیا
شمشیر بکف جوان بہ ندی تن آیا

خالی ہوا رعب خلف شاہ زمان سے
سر عقل سے رخ رنگ سے دل تاب و توان سے

۹۸۹
یائی نے اوس کے اپنی تلوار سر نیزہ
اور ساتھ بن زبر سپاہ سر نیزہ
آخر نے پیکان نے بار سر نیزہ
پھر گرد ہوا اس کے سر نیزہ

چار اوس کے عناصر تو گئے چار طرف کو
کی فتح نے تسلیم دو عالم کے شرف کو

۹۹۰
مصراع ہوا اور یہ مطلع اسلام
اور ہر تیغ سے تقطیع بر انجام
لکھ ان سے مصرع سے بہ اقصی صمصام
جب بن تھا نظم نثر کا ہے نیلام

کیا میانین شمشیر کے فقرے کو کل آئے
لو مصرعہ موزون سے وہ معنی نکل آئے

۹۱

دل فتح کا تازہ کیا اس خضر جوان نے
ظلمت کو کیا نیست بظہور آب رواں نے
کی آرزو سے غوطہ زنی طائر جاں نے
بیکس خستہ ٹھہرا کے کیا امن و اماں نے
وہ میان سے شمشیر شجاعت نکل آئی
نور ائجہ سے جنگ کی ساعت نکل آئی

۹۲

پھر توقیر اسطرح سے برابر خبر جبری کا
جیسے اسد کا قالب میں اودھے اُٹھا اتنی کا
یون نیزہ آگے بڑھا [illegible]
جسطرح آگے نہ وہ بے [illegible]
یون کفر ملا فوج سے شر جیسے شرر سے
باطل سے جدا حق ہوا حرب جیسے عمر سے

۹۳

مصراع سے مصرع ہوا پیدا دم تیغ اجل کا
جس کی زن بدن پر گیا ایک پل کا
[illegible] دردو ازل کا
قامت جو [illegible] مصرع وہ بنا بحر [illegible]
سالم نہ دل و دیدۂ ملعون نظر آیا
ہر بیت مین اس تیغ کا مضمون نظر آیا

۹۴

[illegible] میدان
[illegible] کمان
[illegible] کمان
[illegible] مردان
رد باہونکو بڑھتے ہوئے اس شیر نے روکا
امڈا ہوا طوفان دم شمشیر نے روکا

۹۵

[illegible] تلوار
[illegible] کار
[illegible] بیکار
[illegible]
یہ سنکے عرق ناصیہ فوج بر آیا
ہر قطرہ سمندر کی طرح موج پہ آیا

۹۶

[illegible]
عامل بھی نہ آسیب کو یون سر سے اوتارے
جسطرح سر اس تیغ نے پیکر سے اوتارے

٩٧

وہ کر کے سپر پار سرِ نار ایک چمکی چمکی
سینہ میں در آئی دل صد چاک پہ چمکی
کہ سینے سے جوشن کے سرِ نیزہ بنا سینہ پہ چمکی
بجلی سی طرح

بھڑکا دیا شعلوں کی طرح آگ لگا کے
فی النار کیا ناریوں کے تن کو جلا کے

٩٨

چمکی جو یہ تو بن گئی سر پہ پڑے
اعدا کی زرہ اور اتنی تیغیں غضب سر پہ پڑے
ٹھہرے میں یہ کیا تیغ نے یوں صبر سر پہ پڑے
صف نظر آتی صف ناجیم سر پہ پڑے

آرام ملے خاک وہ مردود خدا تھے
آرام کے بھی لفظ کے سب حرف جدا تھے

٩٩

نکلی وہ ظفر ٹوٹ کے جوشن جو تن زنہار
نسخۂ نصرت لوٹ لیے بیٹے ہوئے تھی پار
تحسین سی سر اور اڑی تلوار
جواہر بیٹی میں جنت بھی کہ اللہ سر
مسرور

سرکار الٰہی سے برش کے یہ صلے تھے
نو پارچے افلاک کے خلعت مین ملے تھے

١٠٠

جس ناگ کا ڈسا ہوا وار تیغ سی سروار
اس تیغ نے سے زہر اور کیا جانا
بس کاٹ کے معنی آہن ستم کے
بچ کے جوانو بیس کر دیا بار

دو حصے سن و سال کیے اہل ہوس کے
جو تیس برس کے تھے ہوئے ساٹھ برس کے

١٠١

بھاگی جو سے کوئی صمصام سی بی بی
ہٹ گئی سری بی
ابر سی بی
بس سر کٹ اسلام سی بی

مقتل مین یہ حالت ہوئی بیداد گرون کی
پڑنے لگی بوچھار جہنم مین سرون کی

١٠٢

بپی جو یہ صمصام رشک فزانی
سے فاتحہ خوانی
تلوار سے یون رانی
نفل میں صمصام روانی
اللہ

بھاری تھے زرہ پوش مگر وہ بھی بہے تھے
آب دم شمشیر مین سر پیر بہے تھے

۱۰۳

جب تیغ نے زمین نمک سے حباب اپنا اٹھایا
دریا نے نہ پہیت سے نشان اپنا اوٹھایا
طوفان ہوا سے پردہ حباب اپنا اٹھایا
ستمہ نمو دن سے نمک خان اپنا اٹھایا

انگڑائیو نمین ہات کھنچے پیر و جوان کے
پر ڈوبنے کے وقت کھلے طائر جان کے

۱۰۴

اس فوج پہ جو تیغ غضب سے کہا علقمہ کا کہنارہ
بولی یہ نیمہ تن سے بہی نا ر وین ہات
کیا تیغ بہی کیا ہاتھ بہی سر کیا بہی کا
بہشت تن او رپہ کفن سے نمک کا ان کی ہات

جو رنگ تھا مرجان کا وہ موتی کو دیا تھا
دریا کا لہو پانی تمام ایک کیا تھا

۱۰۵

سب ناپید ان سے گو عوض دریا مین آگ لگا
اس تیغ نے طوفان قیامت کا اوٹھایا
سر ہے جو کشتی تن مین تو سر کو ڈوبا یا
سر و ابہ تیغ ستمہ ابر و دم تیغ کا بنایا

موتی یہ ڈرے تیغ شہنشاہ نجف سے
خود دامن نیسان مین چھپے اوڑکے صدف سے

۱۰۶

ترنے سے یہ ہر ایک کے ارزن جو نہ تھی
خود دان سے بہا جمین نیلو فری تھی
تھی غرق نجوم تیغ پہ ریت ابھری تھی
زینب کی صفا تھی کہ اعجاز ابری تھی

دریا سے اوٹھی خون بہا کردہ عدو کا
پانی سے نہ پھیلا کوئی دہبہ بھی لہو کا

۱۰۷

جو ایک ہر ایک سے آرزوی شہید پکارا
کہا نشتر ان تیغ نبی زادے نے لکارا
سینہ ہو کہ سر کا ہو تن آئے سوارا
نشتر سبہی نکالے سے دل آ کیا پارا

اتنا تو کہا کیون یہی احسان کا صلا تھا
پھر بند تھی آنکھ اور گل زخم کھلا تھا

۱۰۸

اوس سے علقمہ تیغ سر شہ کا
اے قبلہ حاجات بن [illegible] سرکنارے
جلد آئے یا شاہ کہ ہوا کہ ابہی آیا مین پیارے
زخمہ دین جلے

اے جان پدر یہ تو کہو زخم کہان ہے
آئی یہ ندا عین کلیجہ مین سنان ہے

www.emarsiya.com

۱۰۹

آواز یہ اکبر کی سنی بیکس کا پیارا آگیا
سن کے مرے نور نظر شبیر قریب آگیا
بس ضعف بصارت سے نہ لاشہ نظر آیا
تھرا کے گرے خاک پہ منہ کو جگر آیا

چلانے لگے ڈھونڈ کے ہاتھوں سے کدھر ہو
اے روشنی چشم ادھر ہو کہ ادھر ہو

۱۱۰

تھا ضعف پہ اکبر نے شہ دین کو پکارا
مولا ادھر آئیے یہ خادم ہے تمہارا
پھر آئیں نہ راہ اول کو حضور اپنے سدھارا
لاشہ نظر آیا نہ حضرت نے پکارا

سب رنج تو تھے ضعف بصارت ہوا کب سے
شبیر پکارے کہ جدا ہم ہوئے جب سے

۱۱۱

بینائی کی کیا پوچھتے ہو جان نہیں ہے
اپنا نہیں داغ ایک کا جو بیاں زیر جگر ہے
اللہ کو معلوم ہے جو حسرت ہیجاں ہے
اب درد جدائی سے کلیجہ بیاں ہے

کی عرض کہ دامن سے میرا زخم چھپا دو
اماں مری جیتی ہوں تو بے چلکے دکھا دو

۱۱۲

پھر رو کے کہا اے بہن فاطمہ صغرا
تم نے نہ یہیں دیکھا نہ ہمیں نے تمہیں دیکھا
دلبند کی حالت پہ ہوا دل تہ و بالا
سیدانیوں میں چلتے ہیں باہر سے آواز آتی

اکبر کو تو معراج تھی دو دوش شہ دین پر
پر پاؤں لٹکتے ہوئے آتے تھے زمین پر

۱۱۳

بے تاب غضب سے یہ وہ گھڑی آکر تھی اداری
یہ سنتے ہی آل نبی سب سے پکاری
سر کھولے ہوئے آئی بیبیوں کی سواری
چلائے رو کے زینب میں صدقے ہیں واری

ہے ہے نہ کہیں اور مقدر مرا پھر جائے
ڈیوڑھی سے خفا ہو کے نہ اکبر مرا پھر جائے

۱۱۴

ناگاہ ادھر پردہ در آن سے عباس کا
خیمہ میں ہوا داخلہ شاہ شہدا کا
جب فرش پہ سر نکلا تھا محبوب خدا کا
بستر وہی بستر ہوا اس لال کا تھا کا

طاقت نہ رہی ضبط کی زینب کے جگر کو
منہ دیکھ کے زانو پہ رکھا پیار سے سر کو

۱۳

اکبر نے اشارا کیا آنسو نہ بہاؤ
اشکو اب یاد کرو دیکھو بھلاؤ
اماں چپ ہو نہ غش مین ہون پھوپیان ان کو بلاؤ
زینب سے کہا بھابی کی دیدار کو آؤ
اسوقت بھی دم آپ ہی کا بھرتے ہین اکبر
جلد آؤ یہان یاد تمھین کرتے ہین اکبر

۱۴

بھابی جو کہین پردہ کرو وان سے نہ جاؤ
سر ننگی طرح دونو بہنین تو یونہی نہ آؤ
آئے ان کے مہمان ہین غصہ نہ دلاؤ
چھپی ہی کہین نہ سے شمر دل بہلاؤ
بعد ان کے خبر کون بھلا آپ کی لے گا
بلوہ مین ردا مانگو گی اور کوئی نہ دے گا

۱۵

آواز دی بانو نے مین اس کے قربان
پھر دیکھا نہین زانو پہ اکبر کو پریشان
ہے تیغ سے نظر آتا نہین سر ان
زینب کی کہ سب مظلوم کا ہو دو بیان
مجکو نہین معلوم کہ حالت مری کیا ہے
نعلین مرے پاؤنمین ہے سر پہ ردا ہے

۱۶

بانو نے کہا دیکھئے تو آپ ادہر کو
چھیڑا دیا اکبر نے ابھی چھوڑ جگر کو
بیکس نے بنایا ہے کربلا میں ویرانہ ہینون سر کو
اب ڈھونڈتی ہون ہوئی بین کہان جا کے ادہر کو
غصہ کی نگاہین ہین نہ وہ پیار کی آنکھین
پتھرا گئین ہے ہے مرے دلدار کی آنکھین

۱۷

لیٹے ہین ادہر اصغر اودہر ہین اکبر
سیدانیان آئی ہین ادہر سر پہ نہ چادر
سر کا ہوا اٹھا کے ہے تڑپتی ہے شبر
منہ کو چھپانا نہین ہے ابا کی وہ
کہتے ہین کہ میدان سے ناحق ہین گھر آیا
مرتے ہوئے اماں کا کھلا سر نظر آیا

۱۸

بچہ نہ ہو اٹھاکو کوئی سوختہ جان کو
جیتا نہ رکھا ہائی کا اس تیر جوان کو
پیارا ادہر دیکھو ہے دستور کریمان کو
تنہا ہوئی نوخستہ سکھیاسی یہ مان کو
ہے ہے نہین کیون حشر بپا ہوتا ہی لوگو
آگے میری آنکھونکے یہ کیا ہوتا ہی لوگو

۱۲۱

سر پیٹتے ہیں زانوے سر کتا ہے دو دہائی
نکلا ہے سینے سے کلیجا ٹپکتا ہے دو دہائی
[illegible] سسکتا ہے دو دہائی
[illegible] ہے دو دہائی

گھبرائے ہوئے نام علی لیتے ہین اکبر
کیون کھینچ کے ہاتو نکو ٹپک دیتے ہین اکبر

۱۲۲

[illegible]

ماں کہتی ہے بیٹا مری تقصیر بحل کر
تم پالنے والی سے کہو شیر بحل کر

۱۲۳

[illegible]

تعظیم کی طاقت جو نہین پاتے ہین اکبر
کیون کہنیونکو ٹیک کے رہجاتے ہین اکبر

۱۲۴

[illegible] اکبر غازی [illegible]
[illegible]

اس کو کہ جلی کی تو نہ فریاد کو پہنچے
دم توڑتے مین پوتے کی امداد کو پہنچے

۱۲۵

[illegible]

بی بی کہین سکتہ تو نہ اکبر کو ہوا ہو
پڑھ کر کلمہ یہ ابھی اوٹھ بیٹھین تو کیا ہو

۱۲۶

[illegible]

تھا زیست مین کیا حسن جو اس آن نہین ہے
رو کر کہا زینب نے فقط جان نہین ہے

۱۲۷

پھر لاش سے لپٹی کہ میں قربان علی اکبر
رخصت ہوئے پیاسے ترے بیجان علی اکبر
اٹھارہ برس میرے رہے مہمان علی اکبر
دنیا سے اٹھے لے کے [illegible] ارمان علی اکبر
جی کھو سکے اب روؤں جو پیارے کی رضا ہو
ڈرتی ہوں کہیں روح تمھاری نہ خفا ہو

۱۲۸

[illegible] کا ساماں کروں یا کہ نہیں
بال اپنے پریشاں کروں یا کہ نہیں
سینہ کو [illegible] عریاں کروں یا کہ نہیں
سر پیٹ کے [illegible] ارماں کروں یا کہ نہیں
یہ رسم نئی آج یہاں ہوتی ہے بیٹا
تم روئے نہ ماں کو تمھیں ماں روتی ہے بیٹا

۱۲۹

بیاہ کی جب تری جوانی کی گھڑی آئی
دادی نہیں مہندی بھی ترے ہاتھ [illegible] آئی
ننھی سی دولہن [illegible] لائی
[illegible] لال کی [illegible] آئی
ناکام گئے بن بیاہ ہوں کے سلطان تمھیں تو
بیٹا جسے کہتے ہیں پر ارمان تمھیں ہو

۱۳۰

بیمار ہے [illegible] ضعف سے [illegible] سواری
[illegible] بن [illegible] دواری
[illegible] تمھاری
[illegible] زاری
جس سمت گذر لاشکا ہو حشر گذر جائے
دو چار قدم چل کے یہ دائی تری مر جائے

۱۳۱

زینب کا [illegible] بیٹا
[illegible] ہوا لب پہ [illegible]
[illegible] سجاد [illegible]
[illegible] سکینہ [illegible]
آئی یہ ندا کوہ پہ حضرت تو مریں گی
دادی مری یاں آپکے سب کام کرینگی

۱۳۲

[illegible] اعجاز
[illegible] شہناز
[illegible] آغاز
اور دونوں کی [illegible] حضرت عباس [illegible]
سینے میں ترے سوز ہے اکبر کے الم کا
عباس علمدار سے لے سایہ علم کا

www.emarsiya.com
MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com